ہر شہری کو پہلے خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اور اپنے نفس میں بیٹھے ہوئے "خوبصورت حیوان" پر قابو پانا چاہیئے ورنہ صرف بلند بانگ دعوؤں اور سچائی سے زبانی وفاداریوں کے بل پہ آج تک کسی کو منزل نہیں ملی۔

قومی سیرت کانفرنس

مقامِ مسرت ہے کہ رسولِ کریمؐ کی حیاتِ طیّبہ کے مختلف پہلوؤں پہ روشنی ڈالنے کے لئے سرکاری سطح پر انتظام کیا گیا۔ اس انتظام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ریاست شعوری طور پر اپنی اجتماعی زندگی کو صحت مند قدروں پر استوار کرنے کے لئے رسولِ کریمؐ کی زندگی سے روشنی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ رسولِ کریمؐ کی زندگی پر ایک مدت سے مغربی دنیا میں لکھا جا رہا ہے جس سے خود مسلمانوں میں یہ احساس بڑی شدت سے اُبھرا کہ اُنہوں نے اب تک مجموعی طور پر اپنے قومی اور ملّی فرض سے جو تغافل برتا تھا، اب اسے مزید روا نہیں رکھا جائے گا، یہ کانفرنس دراصل اسی احساس کا ایک مظہر ہے۔ اسی کانفرنس کے ایک خصوصی اجلاس میں مقالات بھی پڑھے گئے، جس میں ملک کے بعض ممتاز دانشور اور سکالرز نے حصہ لیا۔ ان مقالات میں جہاں رسولِ کریمؐ کی عملی زندگی کو سادہ الفاظ میں بیان کیا گیا، وہاں ختمِ نبوّت کی حکمت، انسانی فکر و تہذیب کا مسلسل ارتقاء اور اس ارتقاء میں اجتہاد کا کردار، غرضیکہ اس قسم کے فکری مسائل پر فلسفیانہ نقطۂ نظر سے بحث کی گئی، جس سے مقصد یہ تھا کہ عہدِ حاضر میں مسلمانوں کو اپنی اجتماعی زندگی کو آگے بڑھانے اور اپنے قومی تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے فلسفۂ تہذیب و حیات سے واقف ہونا کس قدر ضروری ہے۔ گزشتہ سال مارچ ۱۹۷۶ء میں بین الاقوامی سیرت کانفرنس منعقد ہوئی تھی، جس میں شرق و غرب کے سکالرز نے حصہ لیا تھا۔ ان مقالات کی ایک جلد بھی اس موقع پر شائع کی گئی۔ جس میں دونوں مسلم اور غیر مسلم سکالرز کے افکار شامل ہیں۔

حالیہ کانفرنس میں بھی مطبوعہ مقالات سامعین میں تقسیم کئے گئے ۔جس سے اس اجلاس کی افادیت میں بڑا اضافہ ہُوا۔

رسولِ کریمؐ کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا تجزیہ و مطالعہ کرنا پاکستانی دانش وروں کا کام ہے، تاکہ عہدِ حاضر کے تقاضوں کا جواب دینے کے لئے ہم رسولِ کریمؐ کی سیرتِ طیّبہ سے راہنمائی حاصل کر سکیں اور یہی وہ مقصد ہے، جس کے لئے سیرتِ طیّبہ پر اجلاسات منعقد کئے جاتے ہیں۔